

بسم الله الرحمن الرحيم

عید مبارک۔!

بس ایک غم... باقی بے غم رہیے!

بقلم: استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

twitter.com/usamamahmood34

[عید سعید کے موقع پر۔۔۔ اپنے اُن مجاہد بھائیوں اور بھنوں کی خدمت میں۔۔۔ جو دشمن کے تار و تار حملوں کے باوجود اللہ کا لشکر بن کر حزب الشیطان کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ خراسان سے غزہ تک ان بھائیوں اور بھنوں سے مخاطب ہوں جن کے لئے بمباریاں سہنا، اپنوں کی لٹی پھٹی لاشیں اٹھانا، زخم، خوف، دربدری، جدائی، دکھ اور درد زندگی کا معمول بن گیا ہے۔ یہ لکیریں لکھتے ہوئے امت مسلمہ کے وہ اہل دل بھی نظر میں ہیں جو امت کے ہر زخم، ہر آہ اور ہر درد پر غمگین ہوتے ہیں، جہاد کے میدانوں میں نکلنے کو ان کے دل تڑپ رہے ہیں اور اپنے قول و فعل سے دین کی نصرت اور مجاہدین کی مدد کر رہے ہیں!]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم امابعد

اللہ سبحانہ تعالیٰ پر ایمان اور اللہ کے احکامات کے سامنے مکمل تقویٰ ہو تو جہاں زندگی دائمی کامیابی و کامرانی کی تمہید بن جاتی ہے، وہاں دنیا میں گزرنے والا ہر لمحہ اور ہر ساعت مؤمن کے لئے باعثِ رحمت و نعمت اور سببِ اجر و انعام ثابت ہوتی ہے۔ یہ لحاظ تنگی، غم اور مصیبت کے ہوں یا فراخی، سکون اور خوشی کے..... صابر اور شاکر مؤمن کے لئے نفع ہی نفع، رب سے قربت کا وسیلہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتے ہیں! جبکہ توحید اور عمل صالح سے محروم شخص کے لئے مصائب و مسائل تو ہوتے ہی عذاب ہیں۔۔۔ خوشی اور راحت کی وہ ساعات بھی اس کے لئے بوجھ اور باعثِ پکڑ ہوتی ہیں جن کے حصول کو وہ مقصد زندگی سے تعبیر کرتا ہے!

"لَتَسْنَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ"

مومن کے لئے تو اصل خوشی یہی ہے کہ اللہ اسے اپنی رضا کے رستے پر ڈالے، ذلت، ناکامی و نامرادی کی اتھاہ گہرائیوں سے بچاتے ہوئے دائمی کامیابی کی راہ اسے دکھادے اور اس راہ پر خطر پر چلنے کی توفیق بھی اسے بخش دے..... یہی اس کے لئے حقیقی عید ہے! دنیاوی عید کی یہی حقیقی روح ہے! دوسری طرف ان عظیم نعمتوں سے محروم شخص کے لئے نئے کپڑے پہن کر، دنیاوی اور مادی نعمتوں کی فراوانیوں کے بیچ اعزہ و اقارب کے ساتھ خوشی منانے کا نام عید نہیں ہے، کہ اُس جسم کی خوبصورتی اور صحت کا کیا فائدہ جو روح ہی سے محروم ہو، اس لئے تو توحید پر جے رہنا اور اللہ کے رستے پر ثبات ہی اصل عید ہے!

فليس العيد لمن لبس الجديد... ولكن العيد لمن صدع بالتوحيد...

فليس العيد لمن لبس الجديد... ولكن العيد لمن كفر بالشرك والتنديد...

فليس العيد لمن لبس الجديد... ولكن العيد لمن جاهد أولياء الشرك والتنديد...

[شیخ ابو مصعب زر قادی]

"نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ توحید کے ساتھ چٹ کر رہنے کا نام عید ہے

نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ شرک اور ظلم کے انکار کا نام عید ہے

نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ شرک اور ظلم کے علمبرداروں کے خلاف جہاد کرنے کا نام عید ہے"

اس سعادت کے ساتھ پھر جب عید کا وہ دن آئے جو ہمارے رب نے ہمیں دیا ہی خوشی کے لئے، مل جل کر رب کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے لئے اور رب کی عبادت میں اتحاد و یگانگت دکھانے کے لئے..... تو اس دن خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں، فانی دنیا کی فانی خوشیاں بھی لافانی ثابت ہو جاتی ہیں، کہ مومنین یہ خوشیاں بھی عبادت سمجھ کر مناتے ہیں، اور یوں عبادت کے صلے میں دائمی اجتماعی خوشی یعنی جنت کے لئے شوق اور تڑپ بھی دلوں میں ٹھاٹھیں مارنا شروع کرتا ہے! ان کی ہر عید، ہر خوشی اور ہر لمحہ..... دائمی عید، ہمیشہ کی خوشی اور مستقل زندگی کے حصول کے لئے تڑپ پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ دنیا کی نعمتیں اور خوشیاں دیکھ کر دنیا کی بھول بھلیوں میں کھونے والے نہیں بلکہ رب کا شکر ادا کرنے والے اور دل سے **"اللهم لاعيش إلا عيش الآخرة"** کہنے والے ہوتے ہیں۔

عید سعید کے آنے پر اپنے اُن تمام بھائیوں اور بہنوں کو مبارک باد کہتا ہوں، جو رب کی رضا کے کھٹن رستے کو اپنی زندگی کا لائحہ بنائے ہوئے ہیں۔ مانا کہ دنیا میں آپ اجنبی بن گئے ہیں، اپنے گھروں اور اقارب سے بہت دور چل آئے ہیں، خوف، بھوک اور در بدری کا بھی سامنا ہوتا ہے، جگر گوشوں، محبوب ہستیوں کا فراق، ان کے بہت دور جانے کے گہرے زخم بھی دلوں پر سجائے ہوئے ہوں۔ کفر کی کال کو ٹھڑیوں میں سسکنے والے محبوب بھائیوں کے باعث آپ کے دل دکھی ہیں..... کچھ زیادہ ہی اجنبیت ہے نا؟..... کہ جاننے والے بھی پہچاننے سے معذرت کرنے لگے ہیں..... دنیا ملامت کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑ ہی..... مارنے، فنا کرنے کی دھمکیاں سننا تو روز کا معمول بن گیا ہے..... موت کی ننگی تلوار ہر وقت سروں پر منڈلا رہی ہے..... کس قدر بے کسی اور اجنبیت ہے! مگر یقین جانئے اس سارے کے باوجود اصل عید آپ کی عید ہے..... خوشی منانے کے حق دار ہیں تو آپ..... **"فَاسْتَبْشِرُوا بِنِعْمَتِ اللَّهِ الَّذِي بَايَعَكُمْ بِهِ"**..... اس لئے کہ یہ سب دکھ، سارے زخم رب کو حقیقت میں رب ماننے اور اس کے حکم پر اس کے رستے میں نکلنے کا نتیجہ ہیں۔ اللہ کے سوا تمام بڑوں کی بڑائی اور خدائی سے انکار اور اللہ کی الوہیت و حاکمیت کے اقرار کی یہ قیمت ہے! اور جب دنیا میں کھلی آنکھوں کے ساتھ، شعور آئیہ سودا ہم نے کر ہی لیا ہے تو پھر آخرت کے دن اس کے بدلے میں ملنے والی قیمت کا کیا کہنا..... مبارک ہو..... واللہ مبارک ہو، یہ سودا مبارک ہو.....! ہر دن اور ہر لمحہ مبارک ہو..... عید مبارک ہو..... جزاء کا وقت دور نہیں، قریب ہی تو ہے۔ جنت تو جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے..... اس جنت کی خوشخبری مبارک ہو۔ ہر فکر سے بے فکر اور ہر غم سے بے غم ہو کر خوشی منائیں..... خود خوشیاں منائیں اور دوسروں میں خوشیاں بانٹیں..... "بشروا!"..... ہاں! بس ایسے میں ایک غم اور ایک فکر اپنے سینے سے جدا نہ کر دیجئے گا..... یہ ایک غم اور یہ واحد فکر آپ کے دل دکھائے، جسم گھلائے، روح تڑپائے، راتوں کی نیندیں اڑائے تو یہ خوشی ہے، خوش بختی اور سعادت ہے..... کہ یہ غم اور یہ فکر سارے غموں اور تمام فکروں سے نجات کی ضامن ہے..... اور وہ ہے، آخرت کی فکر، اپنے دین کا غم۔ حدیث مبارکہ ہے:

« من جعل الهموم هما واحدا (هم المعاد) كفاه الله هم الدنيا ، ومن تشعبت به الهموم (هموم الدنيا) لم يبال الله تبارك وتعالى في أي أوديتها هلك » مسند بزار

[جس نے آخرت کا غم اپنا اصل غم بنا دیا، اللہ اس کے دنیاوی غموں کے لئے کافی ہو گیا، اور جس نے اس غم کے ساتھ دنیاوی غموں کو ملا دیا، اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا]

یہ غم کہ ہم اپنے ایمان کے اس دعوے میں کس قدر سچے ہیں، رب کی رضا حاصل کرنے میں کتنے کھرے ہیں، اس غم و فکر پر مشتمل محاسبہ کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور زندگی کے تمام ضروریات کی نسبت یہ ضرورت سب سے اشد ہے۔ اس محاسبہ کے لئے کوئی لمحہ کوئی دن بھی بہانہ بن جائے، سعادت ہے..... اور ایسے بہانوں کی تو ہمیں تلاش ہونی چاہیے.....! کیا رب کی محبت اور رب کی رضا کے مقابلے میں بیوی، والدین، بچوں اور حتیٰ کہ اپنے نفس کی محبت رکاوٹ تو نہیں بن رہی؟ دنیا کی کوئی محبت، کوئی رشتہ، کوئی راحت، میرے رب کے رستے میں نکلنے اور اس میں مکمل طور پر فنا ہو جانے کی راہ میں اگر حائل ہے تو میں اپنے اُس عظیم رب کے سامنے کھڑا ہو کر کیا منہ دکھاؤں گا؟ وہ رب جو **"يَخُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ"** [آدمی اور اس کے درمیان حائل ہے]..... اور جو **"عَلَيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُور"** [سینوں کے رازوں پر عالم] ہے!

جملہ خواہشات کا شریعت کے تابع کرنا ایمان کی بنیادی نشانی ہے۔ آئیے اپنے گریبان میں جھانکتے ہیں، میں شریعت کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے جیسے جرم عظیم کا مرتکب تو نہیں ہو رہا؟ ذرا دوسرا پرچہ، دوسری کسوٹی بھی اٹھائیے..... ایک دل میں رب کی محبت و عظمت اور اس کے دشمنوں کی محبت، دشمنوں کا احترام کبھی یکجا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح رب کی محبت اور رب کے بندوں، مومنین سے پیر اور نفرت بھی ناممکن ہے کہ ایک دل میں جمع ہو جائے، ایک سینے میں یہ "مجموعہ اضداد" پایا

جائے۔ مومن تو مومن کے لئے رحیم ہوتا ہے..... "رَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ"۔ مومن کے سامنے سیدہ تان کر اپنی بڑائی و برتری نہیں جتاتا بلکہ دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہوئے اس کے سامنے کندھے جھکاتا ہے..... "أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ" ہوتا ہے..... غصہ پیئے والا "وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ"..... مومن کی غلطی پر معاف کرنے والا "وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ"..... بلکہ احسان کرنے والا ہوتا ہے۔ دیکھیے کہ کیا میری شخصیت مومن کے ان بنیادی اوصاف سے مزین ہے؟ کیا اللہ کے دشمنوں سے مجھے نفرت ہے؟ ان کی بود و باش، تہذیب اور تعلیم سے مجھے عداوت ہے؟ کیا میری زبان اور ہاتھوں سے مومنین کو کوئی خطرہ تو نہیں؟ کیا مومن کی غیر موجودگی میں اس کی عزت مجھ سے محفوظ ہے؟ یا مجھے نعوذ باللہ اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی چاٹ لگ گئی ہے؟ مومن تو مُفْتَنًا لِلْخَيْرِ مَغْلَقًا لِلشَّرِّ [خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالا] ہوتا ہے۔ کیا میں بھی خیر کی چابی ہوں؟ کہ جہاں رہوں خیر کی بات کرنے، اور خیر پھیلانے والا "مُصْلِحٌ" ہی رہوں اور شر کو روکنے والا تالا ہی ثابت ہوں؟ میری باتیں اللہ کے رستے سے لوگوں کو متفر کرنے والی تو نہیں؟ مومنین کے اندر بے چینی بڑھانے والی باتیں اور مسلمانوں کے کرداروں کو گرانے والی تو نہیں؟ مومن کی زندگی نہ بے مقصدیت کا شکار ہوتی ہے اور نہ پست مقصدیت سے تعبیر ہوتی ہے۔ کیا میرا علم، قول اور عمل للہیت جیسے عظیم مقصد کے گرد گھومتے ہیں یا دنیا جیسی ذلیل جگہ میں چاردن کی زندگی کے اندر مال و جاہ کمانا ان کا مقصد ہے؟ یہ محاسبہ کرنا اس سے پہلے کہ ہمارا محاسبہ ہو جائے ہم پر لازم ہے۔ اور اس محاسبہ کے نتیجہ میں ہمارے دل کی دنیا صالح بن جائے تو اس سے بڑھ کر خوشی اور برکت والی عید کیا ہو سکتی ہے؟ آئیے عید کے دن اس حقیقی عید کے حصول کے لئے سب مل جل کر کوشش کرتے ہیں۔ اس دن ہم حقیقی خوشی منانے اور دائمی خوشی حاصل کرنے کی اس سعی میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، سارے غم چھوڑنے اور ایک غم گلے لگانے کا تہیہ کرتے ہیں۔ ایسا ہو تو ہماری ہر عید مبارک ہوگی..... اور عید کیا، زندگی کا ہر لمحہ عید اور مبارک ہوگا، انشاء اللہ۔